روزه داروں کو خوشخبری

<"xml encoding="UTF-8?>

فلسفه روزه

قال الصادق علیه السلام: انما فرض الله الصیام لیستوی به الغنی و الفقیر.

ترجمہ: امام صادق علیه السلام نے فرمایا:خدا نے روزہ واجب کیا تا کہ اس وسیلے سے دولتمند اور غریب (غنی و فقیر) یکسان ہو جائیں.

(من لا یحضره الفقیه، ج 2 ص 43، ح 1)

آنکھ اور کان کا روزه

قال الصادق علیه السلام :اذا صمت فلیصم سمعک و بصرک و شعرک و جلدک.

امام صادق علیه السلام نے فرمایا:جب تم روزہ رکہتے ہو تمہاری آنکھ، کان، بالوں اور جلد کا بہی روزہ ہونا چاہئے « یعنی انسان کے تمام اعضاء و جوارح کو بہی گناہوں سے پرہیز کرنا چاہئے.»

(الکافی ج 4 ص 87، ح 1)

روزه اور صبر

عن الصادق علیه السلام فی قول الله عزوجل :«واستعینوا بالصبر و الصلوة» قال: الصبر الصوم.

امام صادق علیه السلام سے مروی ہے کہ: یہ جو الله جلَّ شأنُه نے فرمایا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد و اعانت حاصل کرو اس میں صبر سے مراد روزہ ہے.

(وسائل الشیعة، ج 7 ص 298، ح 3

روزه اور صدقه

قال الصادق علیه السلام :صدقه درهم افضل من صیام یوم.

امام صادق علیه السلام نے فرمایا: ایک درہم صدقہ دینا (مستحب) روزے سے افضل و برتر ہے.

(وسائل الشیعة، ج 7 ص 218، ح 6)

روزه داروں کو خوشخبری

قال الصادق علیه السلام :من صام لله عزوجل یوما فی شدة الحر فاصابه ظما و کل الله به الف ملک یمسحون وجهه و یبشرونه حتی اذا افطر.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بہت گرم دنوں میں خدا کے لئے روزہ رکھے اور اس کو پیاس لگے خد ا ہزار فرشتوں کو مأمور فرماتا ہے کہ اپنے ہاتھ اس کے چہرے پر مسح کرتے رہیں اور اس کو مسلسل جنت کی بشارت دیں حتی کہ وہ افطار کرے.

(الکافی، ج 4 ص 64 ح 8; بحار الانوار ج 93 ص 247)

روزہ دار کی خوشی

قال الصادق علیہ السلام :للصائم فرحتان فرحة عند افطاره و فرحة عند لقاء ربه

امام صادق علیہ السلام فرمود: روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں:

1 – افطار کے وقت 2 – لقاء رب کے وقت (یعنی مرتے وقت اور قیامت میں)

(وسائل الشیعة، ج 7 ص 290 و 294 ح6 و 26)

مستحب روزہ

قال الصادق علیہ السلام: من جاء بالحسنة فله عشر امثالها من ذلک صیام ثلاثة ایام من کل شهر.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص عملِ نیک انجام دے 10 گنا انعام پاتا ہے اور انہی نیک اعمال مین سے ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے جائیں.

(وسائل الشیعة، ج 7، ص 313، ح 33)

ماہ شعبان کا روزہ

من صام ثلاثة ایام من اخر شعبان و وصلها بشهر رمضان کتب الله له صوم شهرین متتابعین.

امام صادق (علیہ السلام) فرمود: جو شخص ماہ شعبان مین تین روزے رکھے اور اپنے روزوں کو ماہ رمضان سے ملا دے خداوند متعال اسے دو متواتر مہینوں کے روزوں کا ثواب عطا کرے گا. (وسائل الشیعة ج 7 ص 375،ح 22)

افطار کروانا

قال الصادق (علیہ السلام) :من فطر صائما فله مثل اجره

امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کروائے گا اس کے لئے روزہ دار شخص کے روزے جتنا ثواب ہے.

(الکافی، ج 4 ص 68، ح 1)

روزہ خواری

قال الصادق علیہ السلام : من افطر یوما من شهر رمضان خرج روح الایمان منه

امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ (بغیر کسی عذر کے) کھالے روحِ ایمان اس سے الگ ہوجاتی ہے.

(وسائل الشیعة، ج 7 ص 181، ح 4 و 5 - من لا یحضره الفقیہ ج 2 ص 73، ح 9)

فیصلہ کن رات

قال الصادق علیہ السلام :راس السنة لیلة القدر یکتب فیھا ما یکون من السنة الی السنة.
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سال (اور حساب اعمال) کا آغاز شب قدر ہے. اس رات آنے والے سال کا پورا پروگرام لکھا جاتا ہے.
(وسائل الشیعة، ج 7 ص 258 ح 8)

شب قدر کی برتری

قیل لابی عبد اللہ علیہ السلام :کیف تکون لیلة القدر خیرا من الف شھر؟ قال: العمل الصالح فیھا خیر من العمل فی الف شھر لیس فیھا لیلة القدر.
امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: شب قدر کس طرح ایک ہزار راتوں سے بہتر ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس رات کے دوران عمل ان ہزار مہینوں کے عمل سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو.
(وسائل الشیعة، ج 7 ص 256، ح 2)

تقدیر اعمال

قال الصادق علیہ السلام : التقدیر فی لیلة تسعة عشر و الابرام فی لیلة احدی و عشرین و الامضاء فی لیلة ثلاث و عشرین.
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اعمال کا تخمینہ (اور اعمال کی مقدار کا اندازہ) انیسوین کی رات کو لگایا جاتا ہے اور ان کی منظوری اکیسوین کی رات کو دی جاتی ہے اور ان کا نفاذ تئیسویں کی رات کو ہوتا ہے.
(وسائل الشیعة، ج 7 ص 259)

زکواۃ فطرہ

قال الصادق علیہ السلام :ان من تمام الصوم اعطاء الزکاۃ یعنی الفطرۃ کما ان الصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم من تمام الصلوۃ.
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: روزوں کی تکمیل زکواۃ فطرہ کی ادائیگی سے ہوتی ہے جس طرح کہ نماز کی تکمیل پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر درود و سلام بھیجنے سے ہوتی ہے.
(وسائل الشیعة، ج 6 ص 221، ح 5)